© rasailojaraid.com

ستعمال ہوا ہے۔ اس میں بیان کا اعجاز یہ ہے کہ خشوع کی نسبت پہاڑ کی طرف
کی گئی ہے جبکہ پہاڑ کی شان یہ نہیں ہے کہ اس پر خشوع یا خشیہ طاری ہو خشوع
اور خشیہ دونوں دل کے افعال ہیں۔ جن کا صدور جمادات سے نہیں ہوتا۔ یہ بیان
ن کا اعجاز ہے کہ اس نے بے جان پتھر میں زندگی کی روح پھونکی ہے۔

خشیۃ معنی میں خوف سے مختلف ہے اس لیے کہ اس کا صدور اس ذات کی
عظمت پر سچے یقین سے ہوتا ہے جس سے ہم ڈرتے ہیں۔ اسی طرح خشوع معنی
میں خضوع سے مختلف ہے۔ خشوع کا صدور اس ذات کی جلالت سے سچے تاثر
سے ہوتا ہے جس سے ہم ڈرتے ہیں جبکہ خوف قہر و دہشت کے تسلط سے بھی پیدا ہوتا
ہے اور خضوع میں نفاق اور خوف کی وجہ سے تصنع یا تقیہ یا مدارات ہو سکتی
ہے۔ اہل عرب کہتے ہیں خشع قلبہ، وہ خضع قلبہ نہیں کہتے۔ (الا تحوزا)

قرآن کے اس معجزانہ بیان میں حیرت انگیز نسق و ترتیب، لطیف دلالتیں
اور ذخیرہ کن اسرار ملتے ہیں۔ قرآن خشیۃ کے مختلف مواضع دنیاوی زندگی کے بارے
میں آئے ہیں۔ اس لیے کہ دنیا ہی آزمائش کا میدان ہے۔

قرآن میں "خشیۃ" کی نسبت جن امور کی طرف کی گئی ہے۔ وہ ہیں غیب،
قیامت، آخرت یا تنگی و پریشانی، فقر و فاقہ، تجارت کا ماند پڑ جانا، یتیموں کا مال
ہڑپ کر لینا اور سرکشی اور کفر کے ذریعہ تنگ کرنا۔

... اس کی نسبت اگر کسی ذات کی طرف کی گئی ہے تو وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات
ہے ... اس کی نسبت کسی مخلوق کی طرف نہیں کی گئی ہے۔ یہ نکتہ قرآن کے ان تمام
مقامات میں پایا جاتا ہے جہاں یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔

یٰس ۱۱ : انما تنذر من اتبع الذکر و خشی الرحمن بالغیب
ساتھ ہی دیکھئے آیات: ق ۳۳، الانبیاء ۴۹، فاطر ۱۸، الملک ۱۲، الرعد ۲۱

© rasailojaraid.com